بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو

ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ، یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گذشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 10 جون 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ البقرہ کی درج ذیل آیت کی تلاوت کی اور ترجمہ بیان فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡکُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہماری دنیا و عاقبت سنوارنے والی ہے اور وہ بات ہے۔ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ پس روزوں کی فرضیت کی اس لئے اہمیت نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے مذاہب میں بھی روزے مقرر کئے گئے تھے بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم برائیوں سے بچ جاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں صرف بھوکا رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ۔ یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گذشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس جب گذشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور پھر تقویٰ کو اختیار کر کے انسان اس پر قائم ہو جائے تو ایسا انسان یقیناً رمضان میں سے گزرنے کے مقصد میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا ہے تقویٰ کے فوائد جو ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں اس میں ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ بیان فرمایا ہے کہ ۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔

پس اے عقلمندو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ بامراد ہو جاؤ۔ پس کون ہے جو کامیابی حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ دنیا کی کامیابیاں تو یہیں رہ جاتی ہیں اصل کامیابی تو وہ ہے جو اس دنیا کی بھی کامیابی ہے اور اگلے جہان کی بھی کامیابی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہارے میں عقل ہے تو سن لو کہ وہ تقویٰ پر قائم ہونے سے ہی کامیابی ملے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں ہے اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا

ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں فرمایا کہ علم وعقل ہی برے طور پر استعمال ہو کے شیطان بن جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تقویٰ کا مضمون باریک ہے اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاء کاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے۔ متقی ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تو نے قلم چرایا ہے تو تو کیوں غصہ کرتا ہے۔ تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے۔ یہ طیش اس واسطے ہوا کہ روبحق نہ تھا۔ جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ فرمایا کہ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی طرح ہیں اصل تقویٰ ہے۔ اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو جو متقی ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں ہے تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں۔ ان میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے۔ قرآن شریف میں تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا گیا۔ کمال نبی کا کمال امت کو چاہتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے اس لئے آنحضرت پر کمالات نبوت ختم ہوئے۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خوارق عادت بنالے۔ پس یہ انقلاب ہمیں لانے کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں آپ کی امت میں سے ہیں تو آپ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے ہے اور اس کے لئے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور حقیقی تقویٰ پیدا ہو۔

پھر اس بات کی طرف بھی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کریں۔ یہ نہیں کہ ظاہری بدی ظاہر ہو رہی ہے بلکہ اگر کوئی شک بھی ہے کہ اس میں کوئی بدی ہو سکتی ہے اس سے بچو۔ فرمایا کہ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر کسی کی زبان گندی ہے روزے رکھنے کے باوجود لڑائی جھگڑوں اور گالی گلوچ سے باز نہیں آتا یا اس کے ہاتھوں سے غلط کام ہو رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اس کا دل بھی صاف نہیں ہے اور یہ تقویٰ سے دور ہے۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرنی چاہئے آپ فرماتے ہیں کہ اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بلا وجہ کا غصہ جو ہے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ غصہ اگر صحیح موقع اور محل کے حساب سے ہو تو جائز ہے لیکن ناجائز غصہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ لڑائی جھگڑے ان سے بچو۔ فرمایا کہ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ فرمایا میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو۔ فرمایا کہ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے اس

کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے۔کوئی چڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔

پھراس بات کوفرماتے ہوئے کہ متقی کون ہے آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جوحلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں وہ مغرورانہ گفتگونہیں کرتے ان کی گفتگوایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگوکرے۔فرمایا کہ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دارنہیں۔وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔جوتقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ کس طرح سچی فراست اور سچی دانش حاصل کی جائے۔فرمایا کہ سچی فراست اور سچی عقل یا دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔اس واسطے تو کہا گیا ہے کہ مؤمن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نورالٰہی سے دیکھتا ہے صحیح فراست اورحقیقی دانش کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔

پھراس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اگر جماعت میں شامل ہوئے ہو اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہوتو پھر پہلے خودتقویٰ اور طہارت اختیارکرواسلام کی خدمت صرف باتوں سے نہیں ہوگی بلکہ ہمیں تقویٰ وطہارت اختیار کرنی پڑے گی۔آپ فرماتے ہیں کہ اب میں پھر یہ توجہ دلاتا ہوں۔پہلے مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں یعنی صابرواور رابطوا۔جس طرح دشمن کے مقابلے پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہوتا ہے تاکہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے۔اسی طرح تم بھی تیار رہو۔صابرواور رابطوا۔کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں سرحدوں پر گھوڑے کھڑے کئے جاتے ہیں دشمن سے بچاؤ کے لئے فوج کھڑی کی جاتی ہے تاکہ دشمن ہماری سرحدوں میں داخل نہ ہو۔فرمایااسی طرح تم بھی تیار رہوفوجیوں کی طرح۔ایسا نہ ہوکہ دشمن سرحد سے نکل کراسلام کوصدمہ پہنچائے۔فرمایا کہ میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگرتم اسلام کی حمایت اورخدمت کرنا چاہتے ہوتو پہلے خودتقویٰ اورطہارت اختیار کروجس سے خودتم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آسکو گے۔اللہ تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط قلعہ میں آسکو گے اور پھرتم اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل کرسکوگے۔فرمایااللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہوا کرتا ہے۔اپنے اخلاق اوراطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کوداغ لگ جاوے بدکاروں اوراسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قے کرتا پھرتا ہے پگڑی گلے میں ہوتی ہے موریوں اورگندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے پولیس کے جوتے پڑتے ہیں ہندواورعیسائی اس پر ہنستے ہیں۔اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثرنفس اسلام پر پہنچتا ہے۔پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنالو کہ کفار کوبھی تم پر جو دراصل اسلام پر ہوتی ہے نکتہ چینی کرنے کا موقع نہ ملے۔

حضورانورنے فرمایاہم نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کواس لئے مانا ہے کہ دین بگڑ گیااوراسلام کی صحیح تعلیم پر کوئی نہیں چل رہا تھا۔اگراسلام کی صحیح تعلیم پرہم نے چلنا ہے تو مسیح موعودکو مانو ہم نے اس لئے مانا ہے۔اس کے بعد پھرکیا ہم نے اپنی برائیاں چھوڑ دی ہیں؟ جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جو بظاہرمعمولی لگتی ہے لیکن بہت بڑی ہے اوراگر واقعہ کے معیار پر پرکھیں تو اکثر شایداس برائی میں مبتلا ہوں۔پس بیعت اورتقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس برائی سے بچیں اور یہاں بہت سارے ایسے ہیں جواس لئے آئے ہیں کہ دین کی وجہ سے باہر نکلے ہیں اپنے ملک میں ان کو دین پرعمل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔آزادی سے اپنے دین کے اظہار کی اجازت نہیں تھی۔توہمیں تو بہت زیادہ خاص طور پر مغربی ممالک میں رہنے والوں کو بہت احتیاط کرنی چاہئے کہ ہمارا ہلکا سا بھی کوئی فعل ایسا نہ ہوجس سے یہ اظہار ہوتا ہو یا ہماری زبان سے کوئی

ایسا لفظ نہ نکلے جس سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے یا ہم غلط قسم کے فائدے اٹھا رہے ہیں۔ پس تقویٰ کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ کے خوف کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول وفعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔ باتیں وہ کیا کر رہا ہے عمل کیا کر رہا ہے۔ آپس میں مطابقت ہے ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا مختلف ہیں پھر جب دیکھے کہ اس کا قول وفعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضب الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔ اگر دل گندہ ہے اپنا عمل اس کے مطابق نہیں ہے پھر چاہے جتنی مرضی ہم نیک باتیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بچائے۔ فرمایا پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے پر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلہ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بدنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔ آپ فرماتے ہیں آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک داغ ہے۔ صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ فرمایا صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔ یہ چھوٹے گناہ ہی ہیں جو بڑے گناہ بنتے ہیں اور پھر انسان کو سیاہ کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے اس خاص ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے وہ افراد بنیں جو ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے ہر عمل کو ڈھالنے والے ہوں اور اس مہینے سے ایسے پاک ہو کر نکلیں اور نیکیوں پر ایسے قائم ہوں کہ ہماری چھوڑی ہوئی برائیاں یا چھوٹی ہوئی برائیاں پھر دوبارہ کبھی عود کر کے نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

☆☆☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 10 June 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB